السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت کے لئے آذان کہنا جائز ہے؟ کیا اس کی آواز کو پردہ شمار کیا جائے گا یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولا۔ علماء کے صحیح قول کے مطابق عورت کے لئے آذان نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اور حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین کے عہد میں کبھی کسی عورت نے اذان نہیں کہی تھی۔

ثانیاً! عورت کی آواز علی الاطلاق پردہ نہیں ہے۔ کیونکہ عورتیںنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی شکایتیں پیش کرتیں۔ اسلامی احکام دریافت کرتیں خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین اوران کے بعد کے حکمرانوں سے بھی احکام ومسائل کے بارے میں گفتگو کرتیں۔ اجنبی مردوں کو سلام کرتیں۔ اوران کے سلام کا جواب بھی دیتی تھیں۔ اور آئمہ اسلام میں سے کسی نے کبھی بھی اس سے منع نہیں کیا۔ ہاں البتہ عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ مردوں سے بات کرتے ہوئے اپنے لہجے میں شیرینی اور حلاوت (مٹھاس) پیدا کرے۔ کیونکہ اس سے مرد فریفتہ ہوں گے۔ اور یہ امر ان کے لئے باعث فتنہ ہوگا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يـٰنِساءَ النَّبِىِّ لَستُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّساءِ إِنِ اتَّقَيتُنَّ فَلا تَخضَعنَ بِالقَولِ فَيَطمَعَ الَّذى فى قَلبِهِ مَرَضٌ وَقُلنَ قَولًا مَعروفًا ٣٢ ... سورة الاحزاب

''اے پیغمبر کی بیویو! تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کرو تاکہ وہ شخص جس کے دل میں کوئی مرض ہے کوئی امید (نہ) پیدا کرلے اور دستور کے مطابق بات کیا کرو۔'' (فتویٰ کمیٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد1

صفحہ نمبر331

محدث فتویٰ